120913-احصان (یعنی شادی شدہ زانی) کی حالت میں زنا کرنے پر رجم کی سزا مرتب ہونے والی شروط

سوال

جس بیوی کا نکاح ہوچکا ہو اور خاوند نے اس سے دخول نہیں کیا اگر وہ زنا کرلے تو اس کا حکم کیا ہے ؟

یعنی اس کی شادی ہوچکی ہے لیکن ابھی وہ اپنے والد کے گھر میں ہی ہے اور اس کی رخصتی نہیں ہوئی اسے خاوند نہیں چھوا نہیں، کیا اس کی سزا رجم ہے یا کہ کوڑے ؟

پسندیدہ جواب

زنا کبیرہ گناہ اور فحش کام ہے، زنا
زانی سے ایمان کا نام سلب کرلیتا ہے، اور اسے عذاب و ذلت و رسوائی میں ڈال دیتا
ہے، لیکن اگر وہ توبہ کرلے تو سب معاف ہوجائیگا.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

**.{اور تم زنا کے قریب بھی مت جاؤ
یقینا یہ بہت فحش کام اور براراہ ہے}**.الاسراء (32).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہے :

"جب زانی زنا کرتا ہے تو وہ مومن
نہیں ہوتا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2475) صحیح
مسلم حدیث نمبر (57).

اور نبیکریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
یہ بھی فرمان ہے :

"جب آدمی زنا کرتا ہے تو اس سے
ایمان نکل جاتا ہے اور وہ اس پر سائے کی مانند ہوتا ہے، جب زنا ختم کردے تو وہ واپس
لوٹ آتا ہے"

سنن ابوداود حدیث نمبر (4690) سنن
ترمذی حدیث نمبر (2625) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح
قرار دیا ہے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہ بھی بتایا کہ قبر میں زانیوں کو عذاب ہوتا ہے، اور انہیں آگ کا عذاب دیا جاتا ہے
"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1320).

اس جرم کے قبیح اور شنیع ہونے کی بنا
پر ہی اللہ سبحانہ وتعالی نے شادی شدہ ہونے کی حالت میں زنا کا مرتکب ہونے کی سزا
موت تک رجم کرنے کی سزا مقرر کی ہے، اور اگر غیر شادی شدہ ہو یعنی کنوارہ ہو تو سو
کوڑے اور ایک برس تک جلاوطنی کی سزا ہے.

کنوارے زانی کی سزا بیان کرتے ہوئے
اللہ تعالی نے فرمایا ہے :

.{زانی عورت اور زانی مرد دونوں میں
سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو، ان پر اللہ کی شریعت کی حد جاری کرتے ہوئے تمہیں ہرگز
ترس نہ کھانا چاہیے}.النور (2)

لیکن (محصن) شادی شدہ زانی کی سزا
رجم ہے یعنی پتھر مار مار کر ہلاک کر دینا جیسا کہ مسلم شریف کی درج ذیل حدیث میں
بیان ہوا ہے :

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ
بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مجھ سے لے لو، مجھ سے لے لو، اللہ
سبحانہ وتعالی نے ان عورتوں کے لیے راہ نکال دی ہے، کنوارہ کنواری (سے زنا کرے تو
) اسے سو کوڑے اور ایک برس تک جلاوطن کیا جائیگا، اور شادی شدہ شادی شدہ عورت (کے
ساتھ زنا کرے) تو سو کوڑے اور رجم ہوگا"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1690).

الثیب : محصن یعنی شادی شدہ کو کہتے
ہیں، چاہے وہ مرد ہو یا عورت.

اور المحصن : وہ آزاد بالغ اور عاقل
شخص ہے جو صحیح نکاح میں وطئ کرے.

صرف نکاح چاہے اس سے خلوت بھی ہوئی
ہو سے محصن نہیں ہو جائیگا، اس میں فقھاء کرام کا کوئی اختلاف نہیں، بلکہ وطئ اور
مجامعت ضروری ہے، یعنی نکاح کے بعد اگر مجامعت کرنے کے بعد کوئی زنا کرے تو وہ محصن
کہلائیگا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اہل علم کا اجماع ہے کہ رجم صرف
محصن شادی شدہ کو ہی کیا جائیگا.

اور عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث
میں ہے :

"جو شادی شدہ ہو اور زنا کرے اس کو
رجم کرنا حق ہے"

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہے :

"کسی بھی مسلمان شخص کا خون بہانا
جائز نہیں، مگر تین اسباب میں سے ایک کی بنا پر : یا پھر وہ شادی شدہ ہونے کے بعد
زنا کرے"

احصان کی سات شرطیں ہیں :

پہلی شرط :

عورت کی شرمگاہ (قبل) میں وطئ
کرنا.

اس شرط میں کوئی اختلاف نہیں؛ کیونکہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"شادی شادہ شادی شدہ کے بدلے سو
کوڑے اور رجم ہے"

اور ثیابۃ : یعنی شادی شدہ ہونا قبل
میں وطئ سے حاصل ہوتا ہے، اس لیے اسا کا معتبر ہونا ضروری ہے، اور اس میں کوئی
اختلاف نہیں کہ جماع کے بغیر نکاح سے محصن ہونا ثابت نہیں ہوتا، چاہے اس میں خلوت
بھی ہوئی ہو، یا قبل کے بغیر وطئ ہوئی ہو یا دبر میں وطئ ہوئی ہو یا پھر کچھ نہ
ہوا ہو تو اسے محصن نہیں کہا جائیگا؛ کیونکہ اس سے عورت ثیب نہیں ہوتی، اور نہ ہی
وہ کنوارہ پن سے خارج ہوتی ہے، جن کی حد سو کوڑے اور ایک برس جلاوطنی ہے، اس لیے کہ
حدیث میں یہی وارد ہے.

اور وطئ میں یہ ضروری ہے کہ حشوہ
یعنی عضو تناسل کا اگلا حصہ عورت کی شرمگاہ میں غائب اور داخل ہو؛ کیونکہ یہ وطئ کی
حد ہے جس کے ساتھ وطئ کے احکام کا تعلق ہے.

دوسری شرط :

وہ نکاح میں ہو؛ کیونکہ نکاح کو
احصان کا نام دیا جاتا ہے؛ اس دلیل فرمان باری تعالی ہے :

.{اور شادی شدہ عورت}.

یہاں محصنات کا لفظ بولا گیا ہے، اہل
علم میں کوئی اختلاف نہیں کہ زنا اور وطئ شبہ سے وطئ کرنے والا محصن یعنی شادی شدہ
شمار ہو، اور نہ ہی ہمارے علم میں ہے کہ لونڈی سے وطئ کرنے والا شادی شدہ کہلاتا ہو،
اس کے متعلق کوئی اختلاف نہیں؛ کیونکہ یہ نکاح نہیں، اور نہ ہی اس سے نکاح کے احکام
ثابت ہوتے ہیں.

تیسری شرط :

وہ نکاح صحیح ہو، اکثر اہل علم کا
قول یہی ہے، جن میں عطاء، قتادہ، مالک، شافعی، اور اصحاب الرائی شامل ہیں.

چوتھی شرط :

آزادی، ابو ثور رحمہ اللہ کے علاوہ
باقی سب اہل علم کے ہاں یہ شرط پائی جاتی ہے.

پانچویں اور چھٹی شرط :

بلوغت، اور عقل، اگر بچے اور مجنون نے
وطئ کرلی اور پھر بالغ یا عقلمند ہوگیا تو وہ محصن شمار نہیں ہوگا، اکثر اہل علم
کا قول یہی ہے، اور امام شافعی کا مسلک بھی یہی ہے.

ساتویں شرط :

وطئ کی حالت میں ان دونوں میں کمال
پایا جائے، وہ اسطرح کہ عقلمند اور آزاد مرد عقلمند اور آزاد عورت سے وطئ کرے، امام
ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کا قول یہی ہے.

اور امام مالک کہتے ہیں : اگر ان
دونوں میں سے ایک کامل ہو تو وہ محصن ہوگا، لیکن بچہ نہیں جب وہ کسی بڑی عورت سے
وطئ کرے تو وہ اسے محصن نہیں کریگا" انتہی مختصرا.

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (41/9
).

اور مزید آپ الموسوعۃ الفقھیۃ (2/
224) بھی دیکھیں.

اس سے علم ہوا کہ جس بیوی کے ساتھ
نکاح ہوچکا ہے اور خاوند نے اس سے جماع اور وطئ نہیں کی اور وہ عورت زنا کرلے تو
اس کی سزا کوڑے ہیں، نہ کہ رجم، کیونکہ ابھی وہ محصن نہیں ہوئی.

واللہ اعلم.